64

ضروری نصائح

(فرمودہ ۱۸ر اگست ۱۹۲۲ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے بارہا اور متواتر اپنی جماعت کے لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تک انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جن کو اللہ نے ترقی کے لئے مقرر فرما دیا ہے اس وقت تک اس کا کامیابی کی امید کرنا عبث ہے۔

میں نے اس مہینے میں اس وقت تک تین پاروں کا درس دیا ہے۔ جن لوگوں نے ان مضمونوں کو سنا ہوگا۔ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان سب میں یہی بتایا گیا ہے کہ صحیح راستہ چھوڑنے والے کے لئے کوئی ترقی اور کامیابی کی امید نہیں۔ اور یہ تین پارے شاہد ہیں کہ ترقیات کے لئے انسان کو بہت قربانی کرنی پڑتی ہے اور جو قربانی سے ڈرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک مردہ اور ایک بوجھ ہے اور اس کا وجود کچھ بھی مفید نہیں۔ جب تک انسان اس نیت کو لیکر کام کو نہ نکلے کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ میں اس مقصد کو پورا کرکے چھوڑوں گا۔ وہ کبھی اپنے مقصد کو پا نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بعض لوگ چھوٹی قربانی سے ڈرتے ہیں اور ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے ابتلاء آجاتا ہے ان کو کیا معلوم ہے کہ آئندہ جو راستہ آنے والا ہے وہ کیسا خطرناک اور دشوار گذار ہے۔ جو کمزور دل ہیں اور ان کے پاؤں نازک ہیں۔ اور اس کی برداشت نہیں کر سکتے وہ مجھ سے جدا ہو جائیں۔ یہ بات جو حضرت صاحب نے تیس سال پہلے لکھی تھی۔ آج بھی ویسی ہی درست ہے۔ ہماری جماعت کے لئے قربانیوں کے زمانہ کو پھیلا دیا گیا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایام گذر گئے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے ہماری حالت کی کمزوری اور ہماری ماتحتی کو دیکھ کر قربانی کو پیچھے ڈال دیا ہے ورنہ کوئی قوم نہیں۔ جس کو اتنی قربانی سے جس قدر ہم نے کی ہے کوئی کامیابی حاصل ہو۔

حضرت مسیح کے حواری جن پر تم میں سے بہت سے ہنس پڑتے ہونگے۔ جبکہ انہوں نے مسیح سے ایک وقت میں علیحدگی کا اعلان کیا اور جب مسیح پکڑے گئے۔ اور ایک عورت نے کہا کہ یہ بھی

مسیح کے ساتھ کے ہیں تو انہوں نے مسیح پر لعنت کی۔۱؂ مگر آخر انہوں نے آہستہ آہستہ ترقی کی اور حکومتوں کے ڈرانے کے باوجود انہوں نے خوف نہیں کھایا۔ وہی جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مسیح کو نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا کہ مسیح کے صلیب پر چڑھنے میں ہم نے خدا کو دیکھا۔ انہوں نے خوشی سے اپنی صلیب کی لکڑیاں اٹھائیں اور پھانسی پر چڑھ گئے۔ اور مسیح کا انکار نہ کیا۔ اور اپنے عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ پس جب تک قربانی نہ ہو ترقی نہیں ہوتی۔

ابھی کل یا پرسوں کے درس میں آچکا ہے کہ بدر کے موقعہ پر کفار میں سے ایک شخص نکلا اور اس نے صحابہ کو دیکھ کر کفار میں جاکر کہا کہ ان سے نہ لڑو۔ میں ان کے چہروں میں دیکھتا ہوں کہ یہ مرنے یا مارنے کی نیت سے آئے ہیں۔ واپس ہونے کی نیت سے نہیں آئے۔۲؂

یہی چیز تھی جو ان کو کامیابی کی طرف لے گئی۔ اسی جنگ کے متعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ آتا ہے کہ ان کے ارد گرد دو انصاری لڑکے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ میرے دائیں بائیں تو کوئی ہے نہیں۔ ہم تو چاہتے تھے کہ ان ظلموں کا بدلہ لیں جو کفار نے آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر کئے ہیں۔ میں ابھی اس خیال میں تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے میرے بازو کو ہلا کر کہا چچا۔ ابو جہل کونسا ہے سنا ہے کہ اس نے رسول اللہؐ پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میں اس کو جواب نہ دے سکا تھا کہ دوسرے نے اسی طرح پوچھا تاکہ دوسرے کو پتہ نہ لگے۔ میں نے اشارہ کیا اور وہ باز کی طرح جس طرح وہ چڑیا پر جا پڑتا ہے۔ ابو جہل پر جا پڑے۔ اور اس کو زخمی کرکے گرا دیا۔ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے دیکھا اور ایک کا ہاتھ کاٹ دیا۔ مگر وہ اپنا کام کر چکے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال نہ تھا جو ان بچوں کے دل میں آیا کہ لشکر کے سردار پر حملہ کروں۔۳؂

پس جب تک کوئی قوم مرنے کو نہ نکلے وہ زندہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ کوئی زندگی موت کے بغیر نہیں۔ جب تک دانہ مٹی میں نہ ملے شگوفہ نہیں نکالتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہ ہو گذرے۔ پس قوم ترقی نہیں کرسکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

تم میں سے چھوٹے اور بڑے۔ پڑھے ہوئے یا بے پڑھے۔ امیر ہوں یا غریب وہ خواہ کسی طبقہ کے ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں سچائی کو محسوس کرتے ہیں۔ اور انہوں نے خدا کا جلوہ دیکھا ہے تو جب تک اس کو دنیا میں پھیلا نہیں لیتے۔ جب تک یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم خدا کے لئے مرگئے۔ اور ہر ایک چیز کو قربان نہیں کرتے اور اس چیز کو قربان نہیں کرتے جو بڑی سے بڑی ان کے نزدیک ہے۔ اور ہر ایک چیز کو اس راہ میں حقیر نہیں سمجھ لیتے تو کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ خدا

کے فضل کے وارث ہو سکتے ہیں۔ تم مت سمجھو کہ بغیر ان راستوں پر چلے جو کامیابی کے لئے مقدر ہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو نبیوں کے سردار ہیں۔ اور ہمارے اس زمانہ کے معلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور خواہ کچھ بھی مرتبہ ہو تاہم آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہی ہیں۔ ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ **احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون** (العنکبوت۳) کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس بات کے کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دئے جائیں گے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ انہوں نے تکلیف پر تکلیف اٹھائی۔ اور دکھ پر دکھ برداشت کیا اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے۔ اور جب تک ان تکالیف کو برداشت نہیں کیا کامیاب نہیں ہوئے۔ تم مت سمجھو کہ ان قربانیوں پر جو کرتے ہو۔ تم کو ترقی حاصل ہوگی۔ یاد رکھو کہ اگر قربانی نہیں تو کوئی ترقی نہیں۔ ہماری یہ قربانیاں بڑی قربانیاں نہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے ہماری کمزور حالت کو دیکھ کر ہم سے بڑی قربانیوں کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ جن میں سے ہمیں کامیابی سے پہلے گذرنا پڑے گا۔ ان قربانیوں کے لئے نفسوں کو تیار کرو۔ پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا۔ کانٹوں میں سے گزر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سائے میں سے گزرنا ہوگا نازک بدنی چھوڑ دو۔ آج کل ایسے لوگ بھی ہیں جو تھوڑی سی مالی قربانی پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر اپنے دلوں کو تیار کرو کہ مال قربان کرنے پڑیں گے۔ رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے گا۔ اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو کہ اگر خدا تمہارا امتحان لے تو تم اس امتحان میں کامیاب نکلو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تم ابتلا کی خواہش کرو کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ نیت کر لو کہ اگر کوئی ابتلاء آئے تو وہ تمہارے ایمان کے اندر مضبوطی پائے۔ اور وہ مصیبت تمہارے ایمان کی عمارت کو ڈھانے والی نہ ہو۔

پھر کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وحدت ہو۔ یاد رکھو کہ ترقی کے لئے خیالات و عقائد کے ساتھ عملی وحدت ہو۔ تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو روپیہ کے معاملہ میں۔ زمین کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اتحاد کے قیام کے لئے حقوق کا قربان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

جب حضرت معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ تو اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ کا یہ فعل درست نہ تھا۔ کیونکہ اسلام میں حکومت میں وراثت نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ باپ اپنے بیٹے کو مقرر کرے۔ بلکہ یہ اختیار اور حق مسلمانوں کا ہے کہ وہ جس کو چاہیں انتخاب کریں۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی اولاد کو ورثہ کے طور پر بادشاہت دے جائے۔ معاویہ نے کہا کہ کوئی ہے جو میرے بیٹے سے زیادہ مستحق ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کپڑا جو بیٹھنے کے لئے اپنی ٹانگوں کے گرد ڈالا تھا کھولا اور بات کرنے کے لئے آمادہ ہو

کر گردن اٹھائی آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں آیا کہ میں کہوں کہ ہاں وہ شخص مستحق ہے کہ جس کا باپ اسلام کی طرف سے لڑا۔ اور وہ خود بھی اسلام کی طرف سے لڑا۔ جبکہ تم اور تمہارا باپ کافروں کی طرف سے لڑ رہے تھے مگر میں اس خیال سے خاموش رہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے۔ ۴۔ یہ وہ شخص ہیں جن کو لوگوں نے خلافت کے لئے اس وقت پیش کیا۔ جبکہ معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ تھی۔ اور تجویز کی گئی تھی کہ حضرت علیؓ کو برطرف کر کے ان کو خلیفہ بنایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص اگر بولتا تو کئی اسلامی ممالک اس کے ساتھ ہو جاتے مگر اس نے بادشاہت پر نظر نہ کی اور وحدت اور اتفاق کو مقدم سمجھا۔

پھر یہ بات ہے کہ جب تک تم میں منافق ہیں۔ وہ وحدت کے راستہ میں روک ہیں۔ وحدت کے لئے ضروری ہے کہ منافقوں کو نکالا جائے۔ منافق کا سلسلہ سے کاٹنا اپنے اہم فرائض میں سے سمجھو۔ ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ منافق کا بھانڈا پھوڑا جائے۔ اور ان کا کھوج لگایا جائے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ صحابہ کے وقت میں منافقوں کی ذرہ ذرہ سی باتیں رسول کریمؐ کو پہنچتی تھیں۔ اور اسی لئے منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے۔ **"ھواذن"** (التوبہ ۶۲) اس کا تو سارا جسم بھی کان ہی کان بن گیا ہے۔ جب تک معلوم نہ ہو کہ کون کون منافق ہے۔ اتحاد کی نگرانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ فتنہ ڈالتے رہتے ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو آمادہ کرو کہ خدا کی طرف سے جو آزمائش آئے اس میں پورے اترو اور اس پر راضی ہو جاؤ۔ ابھی پچھلے دنوں چندوں کے لئے کہا گیا تھا۔ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تکلیف محسوس ہوئی ہے وہ سمجھیں کہ وہ پیچھے ہیں۔ ابھی وقت آتا ہے کہ اس سے زیادہ مانگا جائے گا۔ اور جو لوگ نماز باجماعت میں سست ہیں۔ وہ بھی سمجھیں کہ وہ بہت پیچھے ہیں۔ اور نماز باجماعت میں سستی میں ایک نفاق کا شعبہ ہے۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ خواہ کوئی قربانی ہو۔ جب تک وحدت نہ ہو وہ قربانی کچھ نہیں کر سکتی۔ اور وحدت کے قیام کے لئے منافقوں کی خبرداری رکھو۔ اور ان کے متعلق اطلاع دو۔ یہ نصیحتیں ہیں ان کو یاد رکھو اور ان پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے۔

جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ ایک اور بات ہے۔ آج ایک خط آیا ہے جو ایک علاقے کے بھائیوں کے متعلق وحشت ناک خبر ہے ابھی یہ افواہ ہے۔ اور خط لکھنے والا وہاں کا رہنے والا نہیں اس لئے میں اس کو مخفی رکھتا ہوں جب تک کہ اس کے متعلق صحیح معلوم ہو۔ چاہیئے کہ آپ لوگ دعا کریں کہ اگر یہ صحیح ہو اور کوئی فتنہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کرے۔ ان فتنہ انگیزوں کو ہدایت دے یا اپنی گرفت میں لے۔ تاکہ ہمارا راستہ بند نہ ہو۔ اگر یہ خبر غلط ہے تو

ہمیں خوش خبری پہنچائے اور اس سے ہمارے دلوں کو راحت دے۔

(الفضل ۲۸ر اگست ۱۹۴۲ء)

۱۔ متی
۲۔ ابن سعد و ابن ہشام بحوالہ سیرت خاتم النبیینؐ حصہ دوم ص ۱۴۵
۳۔ بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل
۴۔ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق